JOURNAL'S PROFILE

Journal of Research (Urdu) is a bi-annual "Y" category journal approved by Higher Education Commission of Pakistan.
It started in 2001 from Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan). At that time, it was owned by the Faculty of Languages & Islamic Studies. Later in 2008, Higher Education Commission of Pakistan recognized it as a research journal of Urdu in Category "Z". Since then, it is owned by the Department of Urdu, BZU, Multan. In 2014, it was upgraded and accepted for Category "Y".

CONTACT

Dr. Muhammad Khawar Nawazish
Editor, Journal of Research
Department of Urdu, BZU Multan-60800

MOBILE:
+92 300 9561745

WEBSITE:
https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

EMAIL:
jorurdu@bzu.edu.pk
khawarnawazish@bzu.edu.pk

ADDRESS

Office of the Journal of Research (Urdu), Department of Urdu, Bahauddin Zakariya University, Multan

JOURNAL OF RESEARCH (URDU)

ISSN (Print): 1726-9067, ISSN (Online):1816-3424
Volume No. 39, Issue No.02

TITLE OF THE PAPER

ارشد ملتانی کی شاعری: تجزیاتی مطالعہ

AUTHOR(S)

*Dr. Imtiaz Hussain Baloch
Chairman, Department of Urdu, ISP, Multan

**Dr. Asif Jahangir
Assistant Professor, Department of Urdu, ISP, Multan

***Anna Mariam
Lecturer, Department of Urdu, Punjab Group of Colleges, Lahore

CONTACT
annamariam2123@gmail.com

HISTORY OF THE PAPER

Received on: 13-10-2023
Accepted on: 24-12-2023
Published on: 31-12-2023

DETAIL(S)

Volume No. 39, Issue No. 02, Page No: 116-124
Publisher:
Department of Urdu, Bahauddin Zakariya University
Multan (Pakistan)-60800

LICENSE

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

COPYRIGHT

©The author(s) 2023. ©Journal of Research (Urdu) 2023.
This publication is an open access article.

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 39, Issue No. 2, December 2023

*ڈاکٹر امتیاز حسین بلوچ، **ڈاکٹر آصف جہانگیر، ***انا مریم

ارشد ملتانی کی شاعری: تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Poetry of Arshad Multani

ABSTRACT

Arshad Multani was born in the house of Rahim Bakhsh Jat Mahar in Muhallah Peer Qazi Jalal, Inside Pak Gate, on 1924. Arshad Multani did not receive formal education from any Institution. Rather, he used to exchange views on various social, religious and political issues with Hakeem Ayub Siddiqi, Master Hussain Bakhsh and Hakeem Rahim Bakhsh. This thing promoted the thoughts of Arshad. He Read Medical books apart from the elementary rule. Arshad's wife's name is Zubaidah. Arshad has four children. Arshad multani,s favorite game was chess. He could not play chess himself. He also loved football. From an early age, Arshad was fond of reading magazines, participating in mushairas and reciting poetry. He read first Mushairah at Emerson collage Multan chaired by Sir Abdul Latif Tapish. Arshad Multani passed away on November 13, 2005. He is buried in Qila Peer graveyard near Gulistan colony Nishter road Multan.

KEYWORDS

Multan, Modern Poetry, Socio-political context, Analysis, Mushairas

ارشد ملتانی کی شاعری شعور زیست کی شاعری ہے۔ارشد ملتانی شعراء کے اس دبستان سے تعلق رکھتے تھے جو شعر و شاعری کو محض بے کاروں کا مشغلہ نہیں بلکہ زندگی کا ترجمان اور تزئین زیست کا وسیلہ سمجھتے تھے۔ارشد کی شخصیت کو بھی اس کے فن کا بڑادخل تھاان کی شاعری اور شخصیت میں ملتانی تہذیب و تمدن کا رچاؤ ملتا ہے۔ارشد کی شاعری ایسے رویوں کی مرہون منت ہے کہ جو آج کے دور میں نایاب ہوتے جارہے ہیں۔

ارشد کی شاعری کے حوالے سے ان کا پہلا شعری مجموعہ "ثبات" سامنے آیا ہے۔ جسے بزم ثقافت ملتان نے شائع کیا ہے۔کلیات شاعری "خوئے مہروفا" کے نام سے سمیہ ولی نے مرتب کیا ہے۔"ثبات" کا مقدمہ "شعور زیست کا شاعر" کے عنوان سے ڈاکٹر اے بی اشرف نے تحریر کیا ہے۔ارشد کی نظموں اور غزلوں میں زندگی کا حسین

امتزاج جھلکتا ہے۔ارشد کی غزلیں ان کی تخلیقی توانائی کا مظہر تھیں۔انہوں نے تخلیقی عمل کو نیوراتی نہیں بلکہ شعور کا عمل قرار دیا۔ وہ فیض احمد فیض کی فکر کے وارث ہیں۔ وہ شعر وادب کی دنیا میں ایک دبستان کے ترجمان ہیں۔ وہ دبستان اپنی توانا اور کھری سوچ کی بدولت عصر حاضر کا بہت بڑا دبستان ہے۔اس مارکسی دبستان کا مطالبہ یہ ہے کہ ادب کا تعلق زندگی کے ساتھ ہے اور شاعر کا فنکار سماج سے ماورا کوئی شے نہیں بلکہ اس سماج کا حصہ ہے ارشد کی شاعری کئی آوازوں کا سنگم ہے جس میں غالب کی خواہش نظارہ بھی ہے اور میر تقی میر کی ڈوبتی ہوئی لے بھی ہے۔

ڈاکٹر عاصی کرنالی "ارشد ملتانی---ہمارا تشخص" میں لکھتے ہیں:

> "ارشد ملتانی ایک وضع دار، ملنسار، مروت اور دلجو انسان تھے۔ معاشرے کے ہر شخص سے اس کی ذہنی، شخصی اور معاشرتی سطح کے حوالے سے ان کے تعلقات و معاملات تھے۔وہ ہر شخص سے محبت کا معاملہ استوار رکھتے تھے۔"(1)

انہوں نے فیض کی طرح ہمیشہ آگ میں پھول کھلائے۔ ارشد کی غزل کا عمومی موضوع حدیث دلبری نہیں "قصہ دوست" حکایت حضرت انسان اور افسانہ حیات ہے۔یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر اے بی اشرف نے "ثبات" کے مقدمے میں ارشد ملتانی کو شعور زیست کا شاعر قرار دیا ہے۔وہ لکھتے ہیں:

> "ارشد ملتانی کی شاعری میں صدائے شعور اور رنگ معاشرہ شامل ہے۔ یہ شاعری نہ تو خیالی باتوں سے عبارت ہے نہ اس میں نوائے سروش ہے نہ وہ بے مقصد اظہار ہے نہ لا طائل اور ماورائی کلام پر مشتمل ہے۔نہ وہ حکایت لذیز اور قصص عجب کی حامل ہے۔نہ محض وجدان و عرفان کے پیداوار ہے نہ وہ لمحات جنوں کی شاعری ہے اور نہ جذبات کا پر شور اور بے ہنگم لاوا ہے۔ بلکہ یہ شاعری لمحاتِ شعور کی پیداوار، فرزانگی کا حاصل اور زیست کے بارے میں مثبت رویوں کی شاعری ہے۔"(2)

ارشد کے پاس زندگی کا صحت مند شعور ہے وہ ایک انصاف پر مبنی نظام حیات اور تصور حیات کے قائل ہیں۔

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 39, Issue No. 2, December 2023

ارشد شعور فکر بھی لازم ہے شعور میں
کافی نہیں ہے کا کل ورخسار کا خیال
(ثبات:ص07)

ارتقائے شعور سے ارشد
ارتقائے غزل کے بھید کھلے
(ثبات:ص07)

ارشد کومٹ منٹ کے شاعر ہیں ان کی یہ وابستگی اپنے ماحول اور سماج سے ہے۔ان کی فکر نے حالات کو ندرت بخشی ہے۔ارشد کے تصور فن کے بارے میں ڈاکٹر اے بی اشرف لکھتے ہیں:

"ارشد کومٹ منٹ کا شاعر ہے۔میں کہتا ہوں کہ کومٹ منٹ کے بغیر کوئی ادیب کوئی شاعر کوئی فن کار سچائی اور صداقت کے ہفت خواں طے نہیں کر سکتا۔ارشد کومٹ منٹ بے نتیجہ نہیں۔وہ معنی کے خون سے الفاظ کے گل بوٹے نہیں سجاتے بلکہ الفاظ کے گل بوٹوں کو معنی کا خون دیتے ہیں جس سے سیر اب ہو کر وہ کھل اٹھتے ہیں اور ان پر نکھار اور بہار آجاتی ہے۔"(3)

ارشد ملتانی لفظ وصورت کی عشوہ گری کو عقل وفکر کی گمراہی گردانتے ہیں۔وہ ادب میں مقصدیت وافادیت کے قائل ہیں ان کا تصور شعر اگرچہ اکتسابی ہے مگر وہ وہبی قوتوں سے بھی انکار نہیں کرتے۔وہ شعر وفن میں بے ساختگی اور آمد کی اہمیت کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔

غالب نے کہا تھا:

فریاد کی کوئی لے نہیں ہے
نالہ پابند لے نہیں ہے

ارشد ملتانی نے غالب کے اسی تصور کی تائید کی ہے:

Published by:
Department of Urdu
Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan)-60800
Website: https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 39, Issue No. 2, December 2023

احساس کی شدت نہیں اسلوب کی محتاج
پابند نہیں جذبہ دل دارورسن کا

(ثبات؛ص49)

ارشد کو غزل کی روایت میں اپنی نئی روش کا بھرپور احساس بھی ہے جس کا اظہار انہوں نے جابجا کیا ہے:

نئے خیال غزل میں سجا کے لائے ہیں
شعور وفکر نے رستے نئے سجھائے ہیں

(ثبات،ص:25)

اسی روش پر چل کر انہیں قبول عام حاصل ہوا۔ان کی شاعری ان کی زندگی کی ترجمان وعکاس ہے۔انہوں نے بھرپور زندگی بسر کی۔انہوں نے غزل زیادہ کہی۔پروفیسر ڈاکٹر محمد امین "ارشد ملتانی ادبی بیٹھک کا آخری سہارا" ارشد ملتانی کے سادگی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"انہوں نے سادہ زندگی بسر کی۔ان کی غزل بھی کلاسیکی سادگی کی نمائندگی کرتی تھی۔ سادگی اور برجستگی ان کی غزلوں کی نمایاں خصوصیات ہیں۔"(4)

ارشد کو اپنے آدرش سے گہری الفت ہے۔وہ اس سوغات کی ترسیل چاہتا ہے۔وہ اپنے ہم عصروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان کی فکری ترویج کا ساتھ دیں۔اس کے مطابق فن کا منصب یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کی ذمہ داریوں کو نبھانے اور معاشرتی اقدار کی پارسائی کرے۔وہ تمام لوگوں میں محبت کے گیت بکھیرتا ہے اور ان لوگوں کے لبوں پر ان گیتوں کی دھنیں سننے کا خواہش مند ہے۔وہ شرف انسانیت اور فن کار کی "انسانیت" کی بات کرتا ہے۔ارشد کی شاعری گردوپیش کی داستان حیات ہے۔ارشد ملتانی ترقی پسند اور معتدل رویوں کا شاعر ہے۔

ڈاکٹر طاہر تونسوی "دبستان ملتان کی شناخت کا معتبر حوالہ-----ارشد ملتانی" کے عنوان سے مضمون میں رقم طراز ہیں:

"ارشد ملتانی نے اپنے لب ولہجے کی بدولت غزل کو نئے رویوں اور نئی وسعتوں سے ہمکنار کیا ہے۔اس کے ہاں نہ تو معاملہ بندی ہے اور نہ ہی بدن کے مختلف زاویے بلکہ

زندگی اور اس سے پیدا شدہ حقیقتوں کا ادراک اور پھر عصری مسائل کی نشاندہی اس کے
اندر کے آدمی کی تمام فکری سوچوں کو ظاہر کرتا ہے اور وہ ارتقائے شعور سے ارتقائے
غزل کے مرحلے تک پہنچتا ہے۔"(5)

ارشد ملتانی کی غزلیں بھی اس کے مزاج کی عکاسی کرتی ہیں اور ایک خاص بات یہ ہے کہ وہ لفظ و معنی کی دنیا میں اپنے آپ کو گم نہیں ہونے دیتا بلکہ اپنا ایک الگ جہان آباد کرتا ہے اور یوں وہ خود ہی بت گر بھی ہے، مغنی بھی ہے اور قلمکار بھی اور پھر فنکار ہونے کے ناطے فن کا نگہدار بھی ہے۔ ارشد نے اپنی ایک نظم "قلم کار" میں اپنے منصب کا خود تعین کیا ہے۔

بت گر بھی معنی بھی قلم کار بھی میں ہوں
فن کار ہوں اور فن کا نگہدار بھی میں ہوں
(ثبات: ص23)

ارشد کے ہر لفظ میں جہاں معنی آباد ہے جس میں اس کے آدرش کی پرچھائیاں بھی موجود ہیں۔ ارشد کو اپنے فن پر احساس تفاخر بھی ہے اس کی سخنوری کی بدولت لفظ کو حرمے نصیب ہوئی ہے اس نے احساس کو ان کے یہاں شاعرانہ تعلی کی شکل بھی اختیار کرلی ہے۔

ارشد طلوع صبح درخشاں ہے ضو فگن
تاریکیاں تمام ہوئیں ابر چھٹ گیا
(ثبات: ص48)

ارشد کی غزل کا بڑا موضوع زندگی اور اس سے وابستہ تلازمات ہیں۔ زندگی کے بارے میں ان کے نظریات قابل ذکر ہیں۔ ایک جہد مسلسل کی داستان ہے جبکہ دوسرا گروہ اختیار گھائل ہے۔ ارشد کا تعلق ذہنی طور پر دونوں گروہوں سے ہے۔

ہم کیا بتائیں ڈوبنے والوں کا ماجرا
ان پانیوں سے پوچھ جو سر تک پہنچ گئے
(ثبات: ص75)

ارشد کے ہاں زندگی اپنی تمام تر مجبوریوں، مختاریوں، روشنیوں اور تاریکیوں کے ساتھ موجود ہے۔ لیکن ارشد کا جھکاؤ اپنی رجائی شخصیت کی بدولت زندگی کے اجالوں کی طرف ہے۔ ارشد زیست کی مرحلوں کی دشواریوں کا بھی اعتراف کرتے ہیں۔

ڈاکٹر فاروق عثمان اپنے ایک مضمون "ارشد ملتانی کا شعری تناظر" میں لکھتے ہیں:

"ارشد کی شاعری کے بارے میں میرا خیال ہے وہ کچھ ایسے رویوں کی مرہون منت ہے جو آج کے دور میں کم یاب ہی نہیں نایاب بھی ہوتے جا رہے ہیں۔ ارشد ملتانی ایک شخص کا نام نہیں بلکہ ایک تہذیبی مرکز کا نام ہے۔"(6)

ارشد کے ہاں محبت کا تجربہ انفرادی سطح پر بھی موجود ہے۔ ارشد کا محبوب چلتا پھرتا گوشت پوست کا انسان ہے:

مدت کے بعد جب وہ ملا آن کر مجھے
میں پاگلوں کی طرح سے اس کو لپٹ گیا

(ثبات: ص47)

ارشد کی شاعری میں عشق بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ ارشد عشق کی عظمت اور اہمیت کے قائل ہیں ان کا مذہب "انسان دوستی" اور محبت ہے۔ ان کے نزدیک تخلیق بشر کا مقصود بھی "محبت" ہے ورنہ یہ دنیا اس جذبے کے بغیر جلوہ بے رنگ ہے:

ارشد ہ ایک شخص کی قربت کا ہے اثر
ناراض ہم سے شہر یہ سارا نہ تھا کبھی

(ثبات: ص40)

ارشد کا تصور عشق لا محدود وسعتوں کا حامل ہے۔ جس میں حسن محبوب کی رنگینی اور رنگ معاشرہ شامل ہے۔ ڈاکٹر اے بی اشرف "شعور زیست کا شاعر" میں لکھتے ہیں:

"ارشد ملتانی نے غزل کے مخصوص سانچے میں رہتے ہوئے تجربات کے تنوع اور تلون سے اس میں سادگی کا رس سمویا ہے۔ زندگی، موت، وقت حسن فطرت، انسان------ ان سب کے بارے میں ایک خاص نقطہ نظر بیان کیا ہے۔"(7)

ارشد توانا اور رجائی لہجے کے شاعر تھے۔ جس کی آواز میں بے پناہ جدت، انقلابیت، غنائیت، تہذیبی رچاؤ اور گزاز تھا۔ اپنی اسی انفرادیت کا انہیں احساس بھی تھا:

مرا شعور ہے معراج آدمیت کی
مری نگاہ میں ہیں انبیاء کی تصویریں
(ثبات: ص 71)

ارشد سادہ اور پیچیدہ دونوں طرح سے بات کرنے کے فن سے آگاہ ہیں۔ ان کی بعض غزلوں میں روایتی انداز بھی موجود ہے۔ تاہم اکثر غزلیں ایسی ہیں جو کلاسیکیت اور جدیدیت کا عمدہ مرکب ہیں۔

کچھ لوگ سدا مست مے عیش رہے ہیں
کچھ لوگ سپردِ غم وآلام ہمیشہ
(ثبات "ص 99)

ارشد ملتانی اپنے ہم عصر شاعروں سے ہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس کے نظریہ شعر سے اتفاق کریں وہ شاعروں کی مشق صرف تخلیقی کرب سے نجات پانے یا فکری جولانیوں کے مظاہرے کے لیے نہ فرمائیں بلکہ اس فن کی حرمت کی پاسداری اس معاشرتی ذمہ داری کو نبھانے کی خاطر کریں۔ ڈاکٹر شمیم حیدر ترمذی اپنے مضمون "ارشد ملتانی کی غزل" میں رقم طراز ہیں:

"ارشد کے نزدیک تخلیق، ماحول سے گریزاں ہو تو بے ثمر ہو جاتی ہے اور شعر سماج کے مسائل سے منہ موڑے تو بے وزن ہو جاتا ہے۔"(8)

ارشد اگرچہ شعر میں الہام ووجدان کا قائل ہے اس کے مطابق جب غموں کی چاندنی کھلتی ہے تو میرے وجدان پر شعروں کے صحیفے نازل ہوتے ہیں اور اسی فکر الہام کی وجہ سے زمانے کو میرے فن کی ضرورت ہے۔

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 39, Issue No. 2, December 2023

ارشد میرے وجدان پر اترے ہیں صحیفے
ڈھلتے ہیں مری فکر میں الہام ہمیشہ

(ثبات: ص99)

ارشد نے معاشرے میں فروغ پذیر منفی قدروں پر طنز کیا ہے اور استہزائی نظر ڈالی ہے۔ یوں ان کی شاعری میں ہماری معاشرتی قدروں کا زوال منفی رویوں کے رنگ اور ظاہر و باطن کے تضادات بولتے سنائی دیتے ہیں۔ ڈاکٹر مختار ظفر اپنے مضمون "ارشد ملتانی مرحوم: فن کے صحرا کا نخل تاباں" میں رقم طراز ہیں:

"ارشد کے ہاں روایت اور جدیدیت کا امتزاج ہے وہ اسے نئی طرز سخن قرار دیتا ہے۔ اسی طرح وہ بھی قدیم وجدید کے سنگم پر کھڑا ہے۔"(9)

ارشد ملتانی اپنی شخصی اور فکری مزاج کے حوالے سے ترقی پسند شاعر تھے۔ جس کا خوبصورت شاعرانہ اظہار "ثبات" میں موجود ہے۔ ارشد ملتانی، ملتانی تہذیب کا چلتا پھرتا نمونہ تھے۔ ارشد ملتانی کے ہاں ملتان کی معصوم تہذیب کے نقوش بھی ہیں اور تہذیبی نوحہ بھی ہے۔ ارشد ملتانی اس تہذیب کے مستقبل سے مایوس نہیں بلکہ پر امید ہیں۔

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 39, Issue No. 2, December 2023

حوالہ جات

1۔ عاصی کرنالی،ارشد ملتانی۔۔۔ہمارا تشخص، مشمولہ: ارشد ملتانی۔ فن اور شخصیت ،(ملتان: ادبی سنگت پبلشرز،2008)،مرتبہ:مشتاق کھوکھر،ص38

2۔ اے بی اشرف ، مقدمہ(شعور زیست کا شاعر)،مشمولہ: ثبات،از: ارشد ملتانی ، (ملتان: بزمِ ثقافت ، 1983ء)،ص7

3۔ اے۔بی۔اشرف، مضمون، مشمولہ:ارشد ملتانی۔فن اور شخصیت،ص34

4۔ محمد امین ، ارشد ملتانی: ادبی بیٹھک کا آخری سہارا، مشمولہ: ارشد ملتانی،(ملتان:بزمِ ثقافت پبلشرز، 2006ء)،مرتبہ،عمر کمال خان،ص43

5۔ طاہر تونسوی،دبستانِ ملتان کی شناخت کا معتبر حوالہ۔ ارشد ملتانی، مشمولہ:ارشد ملتانی ۔فن اور شخصیت، ص85

6۔ فاروق عثمان،ارشد ملتانی کا شعری تناظر، مشمولہ:ارشد ملتانی۔فن اور شخصیت،ص42

7۔ اے۔بی اشرف، مقدمہ(شعور زیست کا شاعر)،مشمولہ: ثبات،از:ارشد ملتانی،ص10

8۔ شمیم حیدر ترمذی،ارشد ملتانی کی غزل، مشمولہ:ارشد ملتانی۔فن اور شخصیت،ص55

9۔ مختار ظفر،ارشد ملتانی مرحوم فن کے صحرا کے نخل تاباں، مشمولہ:ارشد ملتانی،مرتبہ: عمر کمال خان،ص50